آسان و مختصر تفسیر

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡآخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِينَ﴾

(سورت بقرہ، آیت نمبر ۸ کی آسان اور مختصر تفسیر)

تالیف:

احسان اللہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے،اس حدیث کی وضاحت	۱
۲	اس حدیث میں کون سا علم مراد ہے	۱
۳	بدر کے قیدیوں سے جب فدیہ لیا تو یہ آیت نازل ہوئی تھی	۲
۴	سورت الانفال کی دو آیات کا شان نزول	۲
۵	سورت البقرۃ کی آیت نمبر ۸ کی تفسیر	۳
۶	آیت کا شان نزول تفسیر رازی،اور تفسیر خازن سے	۴
۷	منافق کسے کہتے ہیں ضیاء القرآن و تفسیر خازن سے	۴
۸	نفاق کی دو اقسام اور ان کا حکم تفسیر ابن کثیر سے	۴
۹	لوگ منافق کیوں بنتے تھے؟	۴
۱۰	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا علم تھا؟	۵
۱۱	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن منافقین کو مسجد سے نکال دیا تھا	۵
۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو قتل کیوں نہیں کروایا تھا؟	۵
۱۳	کیا دور میں بھی کوئی منافق ہوسکتا ہے؟	۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں جب کسی آیت مبارکہ کو سمجھنا چاہتا ہوں، تو اس کیلئے قدیم وجدید علماء کرام کی تفاسیر کا مطالعہ کرتا ہوں، کیونکہ بعض قرآنی آیات تو ایسی ہیں، جنھیں تفسیر کے بغیر سمجھنا ممکن ہی نہیں ہے، بعض بظاہر آسان معلوم ہوتی ہیں، عوام بھی سمجھتی ہے کہ انھیں اسکا علم ہے، مگر حقیقت میں وہ بھی اتنی آسان نہیں ہوتی، آپ اس بات کو سمجھنے کے لیے ایک حدیث پر غور کریں، ہر سکول و کالج میں یہ حدیث لکھی ہوتی ہے، علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ عوام سمجھتی ہے انھیں اس حدیث کا علم ہے، مگر ایسا نہیں ہے۔

آپ ان باتوں پر غور کریں۔

(۱)......جو چیز فرض ہو، اس کو ترک کرنا حرام اور گناہ ہوتا ہے۔

(۲)......اس حدیث کی رُو سے علم حاصل کرنا فرض ہوا۔

(۳)......یعنی علم حاصل کرنا فرض ہے، جو علم نہیں حاصل کرے گا، وہ گناہ گار ہوگا۔

(۴)......سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کتنا علم اور کون سا علم حاصل کرنا فرض ہے۔

(۵)......اگر کسی نے صرف دس تک گنتی کا علم حاصل کر لیا، تو کیا اس نے اس فرض کو ادا کر دیا، یا ڈاکٹر بننا ہی سب پر فرض ہے۔

(۶)......جاہل سے جاہل کو بھی کسی نہ کسی چیز کا علم ہوتا ہے، مثلاً ایک دیہاتی بوڑھے کو بھی علم ہوتا ہے، کہ دیسی مہینوں کے نام کیا ہیں، گرمی و سردی کا موسم کب آتا ہے۔

(۷)......پہلی کلاس کے بچے کو بھی ا، ب، پ کا علم ہو جاتا ہے، تو کیا پہلی کلاس پڑھنے والے نے علم حاصل کرنے کا فرض ادا کر لیا۔

(۸)......اب آپ ہی بتائیں، آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔

(۹)......حقیقت تو یہ ہے کہ یہ حدیث سکول و کالج کیلئے تھی ہی نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ علم تھا، جس کی مختلف حالات میں مسلمان کو ضرورت ہوتی ہے، اسی لیے بطور خاص اس میں مسلمان مرد وعورت کا ذکر ہے، مثلاً ایک بچے کے لیے یہ سیکھنا فرض ہے، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ایک ہے، محمد ﷺ اس کے بندے، اور آخری رسول ہیں، اور چند ضروری دینی باتیں، پھر بالغ ہو جائے نماز، روزے کے متعلق ضروری مسائل، نکاح کرنا ہو

تو نکاح کے متعلق ضروری مسائل وغیرہ وغیرہ۔

(۱۰)......اگر کوئی شخص کہے کہ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنا فرض ہے، تو آپ ان سے یہ پوچھیں، جو نویں تک تعلیم حاصل کرے کیا وہ گناہ گار ہوگا، آخرت میں اسے ایک کلاس کم پڑھنے پر عذاب ہوگا۔

میرا مقصد ہرگز دنیاوی تعلیم کی نفی کرنا نہیں، بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے، کہ لوگ کیسے قرآن و حدیث کو غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں، جس سے عوام سمجھتی ہے، یہ اسی مقصد کیلئے نازل ہوئی تھی، آپ کی توجہ ایک اور بات کی طرف بھی کرواتا چلوں، ہر نصابی کتاب میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں سے کہا تھا، دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاؤ، یہ کتنی بڑی دنیاوی تعلیم کی فضیلت ہے، میں کہتا ہوں یہ ہرگز دنیاوی تعلیم کی فضیلت نہیں، بلکہ اس وجہ سے تو عذاب نازل ہونے لگا تھا، بدر کے قیدیوں کو قتل کرنا چاہیے تھا، جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن رواحہ، سعد بن معاذ وغیرہ کی رائے تھی، بعض لوگ میری یہ بات پڑھ کر چونک گئے ہوں گے، تو ان سے گزارش ہے کہ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۶۷، ۶۸ کا مطالعہ فرمائیں

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٦٧) لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (٦٨)﴾

ترجمہ:......کسی نبی کو یہ لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے، جب تک زمین میں ان کا خوب خون نہ بہالے، تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو، اللہ آخرت چاہتا ہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے، اگر اللہ پہلے یہ بات لکھ نہ چکا ہوتا، تو اے مسلمانوں جو تم نے کفار سے فدیہ لیا، اسکی وجہ سے تمھیں بڑا عذاب پہنچتا (الانفال: ۶۸، ۶۷)

جب یہ آیات نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا عذاب اس درخت سے بھی زیادہ قریب آگیا تھا، حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل تفاسیر ملاحظہ فرمائیں:

(تفسیر الجلالین، تفسیر القرطبی، تفسیر الخازن، تفسیر البیضاوی، وغیرھم)

یاد رکھیں، دنیاوی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے، مگر اسکے وہ فضائل نہیں جو آج کل بیان کیے جاتے ہیں، مجھے علم ہے کہ میری یہ بات طویل ہوگئی، مگر یہ طوالت فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں، احادیث کی طرح قرآنی آیات کو بھی غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے، جتنے بھی اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں، وہ سب یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث خود ہی سمجھیں گے، ہمیں پچھلے مفسرین وشارحین کی ضرورت نہیں۔

تو میں نے سوچا کہ چند آیات کی تفسیر آپ کے سامنے کتابی شکل میں پیش کی جائے، جس میں آسان ومفید باتیں تحریر کی جائیں، امید ہے یہ مفید ثابت ہوں گی۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ،بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ﴾

ترجمہ:......کچھ لوگ کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں، حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

(البقرۃ :۸)

اس آیت مبارکہ کے ذیل میں ہم ان موضوعات پر گفتگو کریں گے

(۱)......یہ آیات کن کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۲)......منافق کسے کہتے ہیں۔

(۳)......لوگ منافق کیوں بنتے تھے۔

(۴)......کیا رسول اللہ ﷺ کو منافقین کا علم تھا۔

(۵)......اگر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے منافقین کو قتل کیوں نہیں کروایا۔

(۶)......کیا اس دور میں بھی منافق ہوتے ہیں۔

اب ہم ان کی تفصیل کر طرف چلتے ہیں

آیت مبارکہ کا شان نزول:.......

یہ آیت منافقین عبداللہ بن اُبی، معتب بن قشیر، جد بن قیس اور انکے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی
(تفسیر امام رازی)

منافقین اکثر یھودی تھے
(تفسیر الخازن)

منافق کسے کہتے ہیں:.......

منافق اسے کہتے ہیں جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے، لیکن دل سے مُنکِر ہو (ضیاء القرآن) (تفسیر الخازن)

نفاق کی دو اقسام ہیں:.......

منافق اعتقادی:...... جو ہمیشہ جھنم میں رہے گا
منافق عملی:...... یہ بڑے گناہوں میں سے ہے
(تفسیر ابن کثیر)
اعتقادی: یعنی جس کے عقیدے میں منافقت ہو۔

لوگ منافق کیوں بنتے تھے:.......

مکہ میں کوئی منافق نہیں تھا، کیونکہ اس وقت خود کو مسلمان ظاہر کرنا، انگاروں پر چلنے کے مترادف تھا، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، اور معرکہ بدر میں کفار کا سارا غرور خاک میں ملا دیا، تو بہت سے منافق پیدا ہوئے، پھر جب پے در پے جنگوں سے اسلام کو غلبہ حاصل ہونے لگا، تو کفار کا خوف اور بھی بڑھ گیا، کیونکہ اللہ واحد وقھار نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا، حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں ﴿أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :

لَا إِلَـهَ إِلَّا الـلّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ وَنَفْسَهُ﴾ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرو، جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں، جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے، تو اپنے جان و مال کو مجھ سے بچا لیں گے (ورنہ نہیں) (صحیح بخاری، باب وجوب الزکوۃ)

کیا رسول اللہ ﷺ کو منافقین کا علم تھا:.......

جی ہاں رسول اللہ ﷺ کو منافقین کا علم تھا، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھی تمام منافقین کے نام بتا دیے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر حضرت حذیفہ سے پوچھا کرتے تھے، حذیفہ کیا میرا نام تو منافقین میں نہیں ہے۔

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے تو ایک جمعہ میں منافقین کو نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا تھا، حدیث خود پڑھیے۔

﴿قَامَ رَسُولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ خَطِيبًا، فَقَالَ :قُمْ يَا فُلَانُ فَاخْرُجْ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ، اخْرُجْ يَا فُلَانُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ﴾

رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اے فلان تم اٹھو اور مسجد سے نکل جاؤ، کیونکہ تم منافق ہو، اے فلان تم بھی نکل جاؤ، کیونکہ تم بھی منافق ہو (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط، رقم ۷۹۲)

اسی طرح بہت سے لوگوں کو مسجد سے نکال دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے منافقین کو قتل کیوں نہیں کروایا:.......

پہلی وجہ:......تالیف قلوب کیلئے، جیسے رسول اللہ ﷺ ابتداء بعض کفار کو بھی مال دیا کرتے تھے، تاکہ ان کے دل مائل ہوں، یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔

دوسری وجہ:......اس میں امت کیلئے یہ بھی سبق تھا، کہ حاکم صرف اپنی رائے ہی فیصلہ نہ سنا دے، بلکہ گواہ تلاش کرے، اور جب شرعی گواہی مل جائے تو فیصلہ کرے۔

مسئلہ:......

جج اپنے علم کی وجہ سے کسی کو قتل نہیں کر سکتا، جب تک اس کے خلاف ثبوت نہ ہو

تیسری وجہ:......ایک وجہ یہ بھی تھی، کہ لوگ کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کر رہے ہیں

علماء کرام نے اس کی اور بھی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔

کیا اس دور میں منافق ہیں:......

اس دور میں منافق نہیں، اب زندیق ہوتے ہیں، جو ایمان ظاہر کرتے ہیں، لیکن باطن میں کافر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی عیسائی یا یھودی خود کو مسلمان ظاہر کر کے، امام مسجد بن جائے، اگر اس کے خلاف گواہی مل جائے کہ یہ زندیق ہے، لیکن وہ انکار کرے اور کہے میں مسلمان ہوں، تو اس سے یہ اقرار کروایا جائے گا کہ عیسائیت باطل مذہب ہے، یھودیت باطل مذہب ہے، اسی طرح اسلام کے سوا تمام مذاہب کے بارے میں ایسا کہلوایا جائے۔ اگر کہے تو ٹھیک ورنہ اسے حاکمِ اسلام قتل کر دے گا۔ یاد رکھیں عوام کو سیاسۃً قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

طالبِ دعا ...... غلامِ نبی ﷺ

(GhulameNabi786.Blogspot.Com)

30-may-2016